السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید ایک مسجد کا متولی ہے اس نے عمرو کو جو کہ بالکل نو عمر ہے اس کی قرابت بھی اچھی نہیں امام مقرر کیا امام موصوف سے کل جماعت کے لوگ ناراض ہیں۔ مگر چونکہ متولی موصوف ایک رئیس آدمی ہیں اور امام صاحب کی تنخواہ وغیرہ کا سب انتظام کرتے ہیں۔ اس لیے لوگ صرف اوپر دل سے ہاں میں ہاں ملادیتے ہیں اور لحاظ سے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں تو ایسی صورت میں متولی صاحب کو امام مذکور کا رکھنا اور لوگوں کا اس طرح نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث شریف میں آیا ہے:

اِنْ سَرَّکُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلٰوتُکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارِکُمْ (طبرانی)

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو اپنے امام اپنے سے بہتر بناؤ۔‘‘

دوسری حدیث میں آیا ہے:

ثلاثۃ لا یجاوز صلٰوۃ اذانھم

’’تین آدمی ہیں جن کی نماز ان کے کانوں کے برابر نہیں جاتی۔‘‘

فرمایا ان میں سے ایک امام قوم وھم لہ کارھون (ترمذی) قوم کا وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔

صورت مسئولہ میں متولی کو چاہیے کہ وہ اپنا مافی الضمیر کھلے لفظوں میں ظاہر کریں۔ متولی کو کیا خبر ہے وہ تو ظاہر پر عمل کرے گا۔ واللہ اعلم

(۵ اگست ۱۹۳۸ء، فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر ۱ ص ۳۴۸)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 198

محدث فتویٰ